سوال

(459)نافرمانی کی بنا پر طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیوی بے نماز اورنافرمان ہے، کیا اس وجہ سے میں اسے طلاق دے سکتا ہوں؟ نیز بتائیں کہ کن کن حالات میں بیوی کو طلاق دی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح صرف پیاس بجھانے اور افزائش نسل کا ذریعہ نہیں بلکہ شریعت میں اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو باہمی محبت ویگانگت اور ایک دوسرے سے سکون حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے طالب بھی ہیں اور مطلوب بھی۔ مرد کو عورت اور عورت کو مرد سے سکون ہوتا ہے اور دونوں میں ایک دوسرے کے لیے اس قدر کشش رکھ دی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے الگ رہ کر سکون حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ جب مرد دیکھے کہ بیوی میرے لیے جسمانی یا ذہنی سکون کا ذریعہ نہیں بلکہ روح کو بے چین کرنے کا باعث ہے تو پھر نکاح کے بندھن کو کھول دینے پر غور ہو سکتا ہے، سکون واطمینان کے فقدان کا باعث بیوی کی طرف سے نشوزونافرمان ہونا ہے، جو طلاق کے لیے تمہید بنتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالّٰتى تَخافونَ نُشوزَهُنَّ فَعِظوهُنَّ وَاهجُروهُنَّ فِى المَضاجِعِ وَاضرِبوهُنَّ ۖ فَإِن أَطَعنَكُم فَلا تَبغوا عَلَيهِنَّ سَبيلًا ۗ [1]

''اورجن بیویوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہوانہیں سمجھاؤ،اگرنہ سمجھیں توخواب گاہوں میں ان سے الگ رہوپھربھی نہ سمجھیں توانہیں مارو،پھروہ اگرتمہاری بات قبول کرلیں توخواہ مخواہ ان پرزیادتی کے بہانے تلاش نہ کرو۔''

نشوزکا لغوی معنی اٹھان اورابھارکے ہیں، اصطلاحی طورپرنشوزسرکشی کوکہتے ہیں مثلاً: عورت اپنے خاوند کواپنا ہمسریااپنے سے کمترسمجھتی ہویااس کی سربراہی کواپنے لیے توہین سمجھ کر اسے تسلیم نہ کرتی ہویااس کی اطاعت کے بجائے اس سے سرکشی اورکج روی کرتی ہو،خندہ پیشانی سے پیش آنے کے بجائے بدخلقی اورپھوہڑپن کا مظاہرہ کرتی ہو،بات بات پرضد کرتی ہو،ہٹ دھرمی دکھاتی ہویامردپرناجائزقسم کے اتہامات لگاتی ہو۔یہ تمام باتیں نشوزکے معنی میں داخل ہیں،ایسی عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کوتین قسم کے ترتیب واراقدامات کرنے کی اجازت دی ہے۔

1)اسے نرمی سے سمجھایاجائے کہ اس کے موجودہ رویہ کاانجام براہوسکتا ہے۔

2)اگروہ اس کا اثر قبول نہ کرے تو خاوند اس سے الگ کسی دوسرے کمرہ میں سونا شروع کردے۔

3)اگروہ سر دجنگ کو نہیں چھوڑتی تو اسے ہلکی پھلکی ماردی جائے، اس مار کی چند شرائط ہیں کہ اس مار سے ہڈی پسلی نہ ٹوٹے اورچہرے پر نہ مارے، اگریہ تمام حربے ناکام ہوجائیں توطلاق سے قبل فریقین اپنےاپنے ثالث مقرر کریں جو اصلاح کی کوشش کریں۔ اگراس طرح اصلاح نہ ہوسکے تو آخری حربہ طلاق دینے کا ہے۔ صورت مسؤلہ میں اگر بیوی بے نمازیا نافرمان ہے تومذکورہ بالااقدامات سے اصلاح کی جائے بصورت دیگر طلاق دے کراسے فارغ کردیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۴/النساء:۳۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:385

محدث فتویٰ